www.emarsiya.com

اے خوشا بخت کہ منبر سے یہ انعام ملا
(میثمِ شبیر بحوالہ حضرتِ حُر)

جاوید حسن

۱

اے خوشا بخت کہ منبر سے یہ انعام ملا ذکر کو فکر ملی زینۂ الہام ملا
پیکرِ ذوق کو تخلیق کا احرام ملا مرثیہ گوئی ملی سب سے بڑا کام ملا
کام وہ کام جو آنسو کو بھی گوہر کر دے
ایک کم مایہ کو دعبلؔ کے برابر کر دے

۲

اے فلک آج زمینوں کا بھرم رکھنا ہے یہ مسافت ہے کڑی جس میں قدم رکھنا ہے
پئے آسائشِ جاں جس میں قدم رکھنا ہے سر بلند اپنی وراثت کا علم رکھنا ہے
روحِ آباء کے توسل سے اعانت ہو جائے
بے بضاعت کی بھی مقبول ریاضت ہو جائے

۳

پس فہرست مرا نام رقم کر یارب میں انیسی ہوں رعایت کوئی دم کر یارب
اپنے اکرام سے اتنا تو کرم کر یارب چمنِ نظم کو گلزارِ ارم کر یارب
میرے الفاظ کو بھی نور کا پَرتو مل جائے
ہاں قلم کو بھی اسی رو میں قلمرو مل جائے

Scanned by TapScanner

www.emarsiya.com

وہ قلمرو کہ جسے کیجیے ارم سے موسوم اہلِ بینش کی تواضع میں ہو نعمت کا ہجوم
مرثیہ گوئی ہو یا مرثیہ خوانی مقسوم در و دیوار پہ یہ بیت ہو ہر جا مرقوم
یوں کہو مرثیہ، تصنیف کا جوہر کھل جائے
یوں پڑھو، وصفِ جواہر سرِ مجلس مل جائے

۵۔ تعریف۔ تحت اللفظ مرثیہ خواں

باعثِ زینتِ ابلاغ جو ہے مرثیہ خواں زیب منبر ہو کچھ اس ڈھب سے کہ کھنچ جائے سماں
ست بندش بھی اگر ہو تو پڑھت سے ہو رواں شستہ، بے ساختہ حرکات سے ہو حسن عیاں
لفظ کو پلۂ آواز میں جب تولتا ہو
لُغتِ صوت سے معنی کے پرت کھولتا ہو

۶۔ تعریف

تحت کے باب میں ہے صاف انیسی یہ سخن جو لکھا ہے وہی پڑھ دو، ہے یہی تحت کا فن
کھل اُٹھے صحن سماعت میں مضامیں کا چمن صوتِ آہنگ کے حجلے میں ہو پڑھت کی دلہن
غرفۂ لفظ کا ہر عکس بہ تاثیر کھنچے
یاں نرت سے نہیں، آواز سے تصویر کھنچے

۷۔ مضامین کی خوانندگی

بزم وہ ہے کہ جہاں شمع پہ گرتے ہوں پتنگ عالمِ کیف ہو اور نورِ طوافی کی امنگ
نقش جم جائے کچھ ایسا کہ ہو ارژنگ بھی دنگ مدح ممدوح لگے غیر کو مانندِ خدنگ
بات تو جب ہے سماعت بھی ہو قائل ہم سے
ناطقے بند ہوں سن سن کے فضائل ہم سے

۸۔ رزم خوانی

رزم وہ ہے کہ لڑائی کا بیاں ہو نہ سپاٹ 'نیم رخ' سے بھی سوا کاٹ ہو 'چورنگ' کی کاٹ
رن پلٹ جائے کچھ ایسا لگے 'پالٹ' کا وہ پاٹ ہاتھ پڑ جائے کمر کا تو کھلیں ہاتھ کے ٹھاٹ
بے محل حرب کا اظہار نہ ہونے پائے
نیزہ نیزہ رہے تلوار نہ ہونے پائے

Scanned by TapScanner

www.emarsiya.com

مرثیہ گوئی و مرثیہ خوانی

۹۔

دونوں ہی وصفِ ادب مرثیہ، پڑھنا، کہنا میرے کنبے کے بزرگوں کا یہی تھا کہنا
جب پڑھو ٹھیک پڑھو، جب کہو اچھا کہنا مبتدی ہوں، ابھی میں کیا ہوں مرا کیا کہنا
تھی بزرگوں کی دعا ذاکر و مداح ہوا
ملکِ مداحیٔ شبیرؑ کا سیّاح ہوا

خاندانِ انیس

۱۰۔

ایسا سیّاح کہ ہر حلقۂ مجلس کا جلیس ایسے جوہر کہ زمانہ کہے مدحت کا رئیس
ایسی پُرکار طبیعت کہ وحید اور نفیس دل میں وہ اُنس کہ مونس سرِ دربارِ انیس
کن حوالوں سے مزین ہوئی طینت میری
ریزۂ خوانِ بزرگاں ہے یہ قسمت میری

۱۱۔

سر منبر جو مری آج نموداری ہے ایک دیرینہ تمنا کی رضا کاری ہے
باوجودیکہ سفر تخت کا بھی جاری ہے نشۂ مرثیہ گوئی بھی فزوں طاری ہے
اب جو آیا ہوں تو غل ہو سخن آرا چمکا
اُفقِ مکتبِ انجم[1] کا ستارا چمکا

۱۲۔

ہاں وہ انجمؔ کہ سرِ بزمِ رثا شمعِ ادب دفترِ فکرِ جلی، صحتِ لفظی کا مطب
طرزِ خوانندگی، تہذیبِ سماعت کی طلب مل گیا جس سے مری مرثیہ دانی کا نسب
عرصۂ فن کا جو انجمؔ کو حوالہ کہیے
شخصیت ایک مگر ایک رسالہ کہیے

۱۳۔

عہدِ انجمؔ سے کھلا بابِ گزشتہ کیا کیا پئے اظہارِ تولا تھا سلیقہ کیا کیا
صفِ ترویجِ ہنر میں رہا دستہ کیا کیا نام در نام ہے ایک ایک کا حصہ کیا کیا
مرثیہ خوانی کی تاریخ کے اوراق ہوئے
کتنے شاہانِ رثا نازشِ آفاق ہوئے

---

[1]: کراچی کے انتہائی معروف تحت اللفظ خواں جناب سبطِ حسن انجمؔ (۱۹۱۲ء۔۱۹۹۷ء)

www.emarsiya.com

دولہا صاحب کا وہ اجلال وہ اورنگ جدا پیارے صاحب کا وہ انداز وہ آہنگ جدا
منے صاحب کے وہ تیور وہ گرج ڈھنگ جدا ایک ہی ڈال کے سب پھول مگر رنگ جدا
تھی عجب قوسِ قزح جس نے سجائی مجلس
میرے ورثے میں بھی صد شکر یہ آئی مجلس

۱۵

اہلِ مجلس کو سوا تھے وہ بخاری[۱]، مطلوب[۲] کاظمی[۳] سے رہی اعجاز[۴] ادائی منسوب
اکبری[۵] عاشقِ فن، خوبیِ فن کے مندوب تھے یہاں صفدر[۶] و ذوالقدر[۷] بھی یکساں محبوب
بلبلیں اُڑ گئیں سب باغ کی ویرانی سے
ہائے کیا قحط پڑا فصل کی ارزانی سے

۱۶

ایک معمول ہے اب نقصِ تلفظ کی روش خارج از وزنِ ادائی ہے کہ خاروں کی خلش
وائے گردش کہ روانی نہ تاثر نہ برش سرد پڑ جاتی ہے دو بند میں مجلس کی تپش
کیا ہوائیں ہیں کہ چلتی ہیں بگولوں کی طرح
فصلِ فن اُٹھتی ہے اب کاغذی پھولوں کی طرح

۱۷

بیشتر اب تو یہاں حسنِ بیاں کی ہے کمی مرتبہ ہو تو کہیں، مرتبہ داں کی ہے کمی
مرثیہ گو ہیں بہت مرثیہ خواں کی ہے کمی منکشف ہو تو سہی، کس نے کہاں کی ہے کمی
یاں نمود اور نمائش نے جو گھر گھیرا ہے
تب عزا خانوں سے تاریخ نے رخ پھیرا ہے

۱۔ بخاری، ذوالفقار علی بخاری (سابق ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان)۔
۲۔ مطلوب (مرزا دبیر کے شاگرد مشیر لکھنوی کے پوتے شیخ مطلوب حسین)۔
۳۔ کاظمی، سید اکبر کاظمی (ولادت ۱۸۸۵ء علی نگر پالی گیا..... وفات ۱۹۵۹ء پٹنہ)۔
۴۔ اعجاز، اعجاز اشرف کاظمی (وفات ۱۹۷۲ء مدفون احاطہ مزار شہیدِ ثالث آگرہ)۔
۵۔ اکبری، عاشق حسین اکبری (وفات ۱۹۶۶ء، کراچی)۔
۶۔ صفدر، ڈاکٹر سید صفدر حسین (ولادت ۱۹۱۹ء، وفات ۱۹۸۰ء)۔
۷۔ [illegible] (ولادت ۱۹۱۸ء)۔

www.emarsiya.com

۱۸

مضطرب حال کو ماضی کا سکوں دے یارب　　اہلِ توفیق کو یک گونہ جنوں دے یارب
نارساؤں کو رسائی بھی فزوں دے یارب　　پھر شرف یابیٔ نعمت کوئی یوں دے یارب
خیمۂ ذکر کو مضبوطیٔ تنصیب ملے
تخت کو بارِ دگر مجلسی تہذیب ملے

۱۹

داورا، بھیج ہواؤں کو گلستاں کی طرف　　جانبِ شہرِ صبا، رختِ سلیماں کی طرف
سوئے کاکل تو کبھی تارِ گریباں کی طرف　　پارۂ ابر مرے گوشۂ ویراں کی طرف
عہدِ رفتہ ہو مجھے فصلِ مکرر کی طرح
کاش بدلے یہ فضا حُر کے مقدر کی طرح

۲۰

آمدِ حُر کے مراحل کا بیاں کرتا ہوں　　حُر کے ہمراہ طبیعت کو رواں کرتا ہوں
حرف ارزاں ہے، مگر نرخ گراں کرتا ہوں　　نصب اب حُر کے تہور کا نشاں کرتا ہوں
اس طرف تھا تو فقط فوج کا افسر حُر تھا
اس طرف آیا تو ہر عہدے سے برتر حُر تھا

۲۱

سرِ ہنگام جدل حُر کا ہراول ہونا　　نصرتِ خیر میں آخر کو وہ اوّل ہونا
اور مقاتل میں بھی دیباچۂ مقتل ہونا　　بسکہ دشوار تھا اک ادنیٰ کا افضل ہونا
حُر کے کام آ گئی کیا خوب گنہگاریٔ حُر
مجلس افروز ہے مذکورِ وفاداریٔ حُر
(مونس)

۲۲

افتخارِ شرفِ حلقۂ احرار ہے حُر　　سر بکف، پُر جگر و غازی و جرار ہے حُر
ناسزا کیسا کہ بخشش کا سزا وار ہے حُر　　جانثارِ خلفِ حیدرؑ کرار ہے حُر
حُر بھی معروف ہوا میثمِ سرور ہو کر
کربلا میں وہ رہا مالکِ اشتر ہو کر

 www.emarsiya.com

۲۳

چہرۂ مصحفِ ناطق بھی ہے قرآں حُر کا پائے شبیرؑ پہ جاں دینا ہے ایماں حُر کا
ہے چراغِ رہِ مدحت رخِ تاباں حُر کا مجھ سا حُر فکر بھی ہے آج ثناخواں حُر کا
باریابی کا قرینہ جو ملا حُر سے ملا
دورِ شبیرؑ تک آنے کا پتہ حُر سے ملا

۲۴

حُر کو کس موڑ پہ لے آئی یہ ایذا سفری کئی دن سے تھی فزوں حُر کی پریشان سری
شبِ عاشور کی شب تھی جو کشاکش سے بھری کبھی اُٹھا، کبھی بیٹھا، کبھی ٹہلا وہ جری
(مونس)
اُٹھ کے باہر جو وہ اک قلبِ گراں سے آیا
حُر کو آرام بھی اکبرؑ کی اذاں سے آیا

۲۵

تھی وہ اکبرؑ کی اذاں یا کہ مداوا حُر کا گلِ تازہ کی طرح کھل گیا چہرا حُر کا
لحنِ تکبیر نے روشن کیا جادا حُر کا کربلا میں ہوا آباد مدینا حُر کا
بعد طاعت جو کمر بستہ وہ دیندار ہوا
قافلہ حُر کا جناں کے لیے تیار ہوا

۲۶

اسلحِ جنگ سے آراستہ وہ خوش انجام سامنے آیا بنِ سعد کے بے رسمِ سلام
چند جملوں میں کیا حُر نے بھی حجت کو تمام کہا اب دل مرا کہتا ہے کہ چل سوئے امام
خدمتِ شاہ میں توقیر ملے گی مجھ کو
جیتے جی خلد کی جاگیر ملے گی مجھ کو

۲۷

فیصلہ اپنا سنا کر نکل آیا غازی ایک چابک میں لگا بھرنے طرارے تازی
سر کشیدہ کو میسر ہوئی سرافرازی لشکری ہار گئے، رہ گئی ساری بازی
ایک جھونکے میں وہاں بادِ بہاری پہنچی
نکہتِ گل کی طرح حُر کی سواری پہنچی

Scanned by TapScanner

www.emarsiya.com

اذن پانا تھا کہ طائر ہوا ، حُر کا تازی خوش نہ آئی اسے صرصر کی وہ رخنہ سازی
خاک اُڑنے لگی سرپٹ سے کہ آتش بازی فوجِ اعدا میں اُٹھا غل کہ 'وہ آیا غازی'
آؤ دیکھو تو ذرا حُر کا نظارہ دیکھو
یہ وہی حُر ہے جو کل تک تھا ہمارا دیکھو

۳۴

دفعتاً طبل بجا شام کے لشکر میں وہاں لڑکھڑانے لگی اس شور میں قرنا کی زباں
دستکیں دے کے جلاجل ہوئے بے حال وتپاں بین تاشوں میں تھا یا چوب کے ڈر سے تھی فغاں
کھلبلی سی رہی طنبور کے سُر تاروں میں
اک خلل خوف کا شامل رہا نقاروں میں

۳۵

حُر نے للکارا کہ ہے فہم رسیدہ کوئی صفِ انکار میں قرآن شنیدہ کوئی
وہی قرآن کہ رحمت کا جریدہ کوئی یوں پڑھا حُر نے محمدؐ کا قصیدہ کوئی
تھا قصیدے کا جو اسلوب صحیفے کی طرح
ذکرِ شبیرؑ رہا لب پہ وظیفے کی طرح

۳۶

ذکرِ شبیرؑ سے جاری ہوئی اک نہرِ لبن دشتِ بے آب میں آباد ہوا طرفہ چمن
لفظ وہ لفظ کہ یاقوت سی غنچوں کی پھبن نوکِ معنی سے کھلے نافۂ آہوئے ختن
ایک مہکار سی مہکار تھی گلزاروں میں
'بلبلیں پھول لیے پھرتی تھیں منقاروں میں'
(مونس)

۳۷

بولا حُر بولو نہیں جانتے شبیرؑ ہے کون کون فاجر ہے بھلا ، صاحبِ تطہیر ہے کون
وجہِ تکفیر ہے کیا ، باعثِ تکبیر ہے کون کون سیراب ہے ، اور پیاس سے دلگیر ہے کون
یاں کی آواز جو ٹکراتی تھی گلزاروں سے
'بلبلیں پھول گرا دیتی تھیں منقاروں سے'
(مونس)

Scanned by TapScanner

www.emarsiya.com

۴۲

لیلیٰ تیغِ جری دیکھ کے مجنوں بھاگے باندھنے آئے تھے جو رزم کے افسوں بھاگے
ہوش گم ہو گئے ایسے کہ وہ جوں توں بھاگے "ایک سے ایک یہ کہتا تھا کہ تم کیوں بھاگے"
(عروج)

نور کے سامنے کیسے کوئی ناری ٹھہرے
حُر پکارا کیا ٹھہرو! نہ فراری ٹھہرے

۴۳

رن میں جس دم کہ دلاور ہمہ رخ تھا مشغول ڈھال کی آڑ میں چھپتی تھی سپاہِ مجہول
قلمِ تیغ سے جب ہو گئے افسر معزول آئی اتنے میں یہ آوازِ جگر بندِ رسولؐ
مرحبا! شک نہیں اے بھائی کہ جرار ہے تو
روک لے ہاتھ کہ صابر کا طرفدار ہے تو

۴۴

قلبِ لشکر میں سنا حُر نے یہ سرور کا پیام دم بخود ہو گیا اور نیام میں رکھی صمصام
دفعتاً کھینچ لی پھر اس نے تنگ خو کی لگام بڑھ کے سرور سے کہا حُر نے بہ تعظیم و سلام
میری سرکار، میں حاضر، مرے آقا لبیک
اس توجہ کے تصدق مرے مولا لبیک

۴۵

بہرِ تسلیم ابھی محو تھا وہ خوش تدبیر ناگہاں بدلی ہوا جنگ کی ایسی گھمبیر
وا دریغا! کہ ہوا حُر ہدفِ نیزہ و تیر یہ ادھر یکہ و تنہا تھا اُدھر جمِ غفیر
ڈگمگانے لگا حُر پشتِ فرس پر صد حیف
گر پڑا خاک پہ تیورا کے دلاور صد حیف

۴۶

دی صدا حُر نے کہ اب وقت ہے آخر مولا آپ تک آؤں میں کیسے، کہ ہوں قاصر مولا
آیئے آیئے جلدی مرے صابر مولا دمِ رخصت ہے، خدا حافظ و ناصر مولا
آخری بار بحل میری جسارت ہو جائے
دم نہ اُکھڑے مرے مولا کہ زیارت ہو جائے

Scanned by TapScanner

www.emarsiya.com

۴۷

شہ سے پہلے سرِ بالیں وہاں پہنچا کوئی اپنے بالوں سے چھپائے ہوئے چہرا کوئی
ایک فریاد کی صورت پسِ پردا کوئی جس طرح گریۂ مادر ہو وہ گریہ کوئی
آئی آواز کہ اے بے سرو ساماں ہے ہے
میرے بچے کہ ہراول مرے مہماں ہے ہے

۴۸

میرے بچے پہ یہ فدیوں کا تواتر اے حُر اپنے پیاروں کو بھی صدقے کیا اے حُر اے حُر
میرے محسن، مرے غمخوار، بہادر اے حُر میری زینبؑ کے لیے وجہِ تشکر اے حُر
قدر زینبؑ کو ہے جس کی ترا ایثار ہے وہ
ساتھ شبیرؑ کے تیری بھی عزادار ہے وہ

۴۹

اسی اثناء میں قریں حُر کے جو پہنچے شبیرؑ حُر کو کہتے یہ سنا، آؤ مرے کُل کے امیر
شہ نے جھک کر کہا، لے آ گیا بیکس دلگیر آنکھ اب کھول، مجھے دیکھ مرے با توقیر
سر اُٹھا پیش ہے زانو کا یہ تکیہ بھائی
لے یہ رومال بھی امّاں کا ہے ہدیہ بھائی

۵۰

سُن کے یہ اشک بہانے لگا وہ خستہ جگر شہ کو تکتا ہی رہا، صلِ علیٰ پڑھ پڑھ کر
زانوئے پاک پہ انگڑائی جو لی وقتِ سفر پونچھ کر رخ سے عرق حُر کے، پکارے سرورؑ
یا علیؑ میرا مددگار جہاں سے گزرا
مجھ سے بے بس کا طرفدار جہاں سے گزرا

۵۱

اہلِ مجلس سے کر اب عرض یہ جاویدؔ حسن آرزو یہ ہے کہ زندہ رہے تہذیبِ کہن
حُر کی مانند جو آیا ہوں سوئے خلدِ سخن روحِ اجداد بھی خوش ہو ابھی تازہ ہے چمن
کام آئے یہ مرے مدعا جوئی میری
کامراں مجھ کو کرے مرثیہ گوئی میری

(۴ر مئی ۱۹۹۷ء.....۲۷ر ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ)